سوال

ایک شخص نے شادی کی تو اس کے سسرال والوں نے یہ شرط رکھی کہ جس عورت سے بھی وہ شادی کرے گا اسے طلاق ہوگی، پھر خاوند نے دوسری شادی کرلی اب مذاہب اربعہ میں اس کا حکم کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ بالا سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

امام شافعی کے ہاں یہ شرط لازم نہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے لازم قرار دیا ہے کہ جب بھی خاوند شادی کرے کا طلاق واقع ہوجائے گی، اور جب بھی وہ کوئی لونڈی حاصل کرے گا وہ بھی آزاد ہوگی، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا مسلک بھی یہی ہے۔

لیکن امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے مسلک میں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزاد ہوگی، لیکن جب وہ شادی کرلے یا پھر لونڈی رکھے تو پہلی بیوی کو اختیار ہے چاہے وہ اس کے ساتھ رہے یا اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرلے۔

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(وہ شرطیں سب سے زیادہ پورا کرنے کی حقدار ہیں جن سے تم شرمگاہ حلال کرتے ہو)۔

اور اس لیے کہ ایک مرد نے عورت سے شادی اس شرط کی بنا پر کی کہ اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا، تو یہ معاملہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک لے جایا گیا تو انہوں نے فرمایا:

(شروط سے حقوق ختم ہوجاتے ہیں)۔

تو اس طرح اس مسئلہ میں تین اقوال ہوئے:

پہلا قول: اس سے طلاق ہوجائے گی۔

دوسرا قول: اس سے طلاق نہیں ہوگی، اور بیوی کو علیحدگی کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

تیسرا قول: یہ قول سب سے زیادہ بہتر ہے، اس سے نہ تو طلاق ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزاد ہوگی، لیکن بیوی نے جو شرط رکھی ہے اسے اس کا حق حاصل ہے اگر تو وہ چاہے تو خاوند کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس سے علیحدگی اختیار کرسکتی ہے۔ یہ سب اقوال سے اوسط ہے۔

21860